© rasailojaraid.com

نیاز صاحب بلا کے حقہ نوش تھے۔بس میں بھی بیٹھتے تو حقہ ساتھ ہوتا تھا۔کسی کی کیا مجال جوان کے حقہ کو ہاتھ لگائے۔ملازمت کے دوران کسی نے بھی ان کے حقے کو ہاتھ لگانے کی جسارت نہیں کی۔

کشفی ملتانی، راجہ صاحب کے شاگردوں میں سے تھے۔ان کے آخری وقت تک راجہ صاحب کے ساتھ مخلصانہ مراسم رہے۔بطور ہیڈ ماسٹر انھوں نے ساری عمر اسلامیہ ہائی سکول اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے سکولوں کی نذر کر دی۔چنانچہ انھوں نے گوجرہ، لیہ، ڈیرہ اسماعیل خان، خان گڑھ، ملتان، سرائے سدھو، میلسی، کبیروالا، قادر پور راں اور سکندر آباد میں تدریسی وانتظامی فرائض انجام دیے۔راجہ صاحب نے ۱۵/اکتوبر ۱۹۷۱ء کو وفات پائی۔

نگارشات راجہ صاحب:

(۱) ''خدا اور اس کے رسول'' فروری ۱۹۶۴ء قومی کتب خانہ لاہور سے شائع ہوئی۔

غیر مطبوعہ: (۱) ملتِ بیضا (۲) خدا کا آخری پیغام (۳) اسلام اور خوارق (۴) تجلیاتِ اسلام (۵) نگارخانہ اردو (۶) نیرنگ زار ادب (۷) فارسی قواعد (۸) اعترافِ نیاز

شعری تخلیقات: (۱) یہ ہیں کارنامے رسولِ خدا کے (۲) نقوشِ رعنا (اسے جعفر بلوچ نے شائع کرایا) اور اس سے پہلے جعفر بلوچ کی ایک ''ارمغانِ نیاز'' شائع ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر مختار ظفر کی محنت سے ہم ملتان کے ایسے دور سے متعارف ہو رہے ہیں۔اگر وہ ان عظیم شخصیات پر کام نہ کرتے تو ایک ناقابل تلافی نقصان کا اندیشہ تھا۔اس کے لیے ہمیں ڈاکٹر مختار ظفر کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

اس کتاب کا دیباچہ ڈاکٹر سلیم اختر اور ڈاکٹر محمد علی صدیقی نے لکھا ہے۔کسی ادارے کو راجہ صاحب مرحوم کی غیر مطبوعہ کتب کی اشاعت کی ذمہ داری قبول کرنی چاہیے۔اس علمی خزانے کو منظر عام پر آنا چاہیے۔

● **ابلاغ حق** مرتب: مولانا عبدالرشید انصاری تبصرہ: مفتی سید صبیح الحسن ہمدانی

ضخامت: ۲۰۸ صفحات قیمت: ۲۰۰ روپے ناشر: نور علیٰ نور اکیڈمی، العریش امین ٹاؤن۔فیصل آباد

مولانا عبدالرشید انصاری ایک بیدار مغز، اور صاحب فکر عالم ہیں۔امت کے اجتماعی مسائل کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ ان کے حل اور تدارک کی طرف اجتماعی توجہ اور کوشش کرنے والی داعی شخصیات میں ان کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔

انھوں نے زیرِ نظر کتاب میں ٹیلی ویژن کے مثبت استعمال کے جواز میں شائع ہونے والے چند مضامین کو جمع کیا ہے۔احقاق حق اور ابطال باطل کے لیے جدید صحافتی ذرائع خاص طور پر ٹی وی کا استعمال اور اس کا شرعی جواز موجودہ دور کے قابل غور مسائل میں سے ایک ہے۔علمائے معاصرین میں اس مسئلے میں دو مشہور آراء موجود ہیں لیکن فاضل مرتب نے اس کتاب میں صرف قائلین جواز کو نقل فرمایا ہے۔اگرچہ مجلس احرار اسلام کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دینے والے علماء بھی تقریباً یہی رائے رکھتے ہیں لیکن ہماری رائے میں مخالف نکتۂ نظر رکھنے والے علمائے حق کی آراء و دلائل کو بھی پیش کرنا چاہیے تھا۔خاص طور پر اس صورت میں جبکہ زیرِ نظر کتاب میں شامل بعض مضامین کے خصوصی جوابات بھی لکھے گئے ہیں۔

ترتیب کے دوران بعض اجزاء غیر ضروری محسوس ہوتے ہیں (مثلاً اوّلین فتوائے تکفیر کا مبحث وغیرہ)۔مواد

© rasailojaraid.com